

بڑھتا جائے گا۔

ہفتہوار درس قرآن باقاعدگی سے کرایے لیکن اس میں بھی کوشش کیجیے کہ شرعاً محض سامع نہ ہوں بلکہ انھیں آپ اس حد تک قرآن کریم کے الفاظ و معانی سے آگاہ کر دیں کہ وہ خود اپنے اپنے گھروں میں اس طرح کے اجتماعات کر سکتیں گویا آپ trainers کو تیار کریں۔ اس غرض کے لیے انھیں خود تیاری کرو اکے درس دینے پر آمادہ کریں۔ ان کے لیے ہر درس کے بعد ایک سوال نامہ مرتب کریں جس میں قرآن کے جس حصے کا مطالعہ کیا گیا ہے اس پر سوالات ہوں۔ ان سوالات کے جوابات کا جائزہ لینے کے بعد اگلے درس میں آپ انھیں اصلاح شدہ پرچے واپس کر دیں تاکہ وہ اپنی اغلاظ سے آگاہ ہوں اور اپنی اصلاح کر لیں۔ اس طرح آپ جو کام کر رہی ہیں وہ خود دعوت کا بہترین نمونہ بن جائے گا۔

دین کی حکمت کا مطلب بھی ہے کہ آپ جہاں بھی ہوں اور جس حالت میں ہوں، اس کا بہترین استعمال اللہ کے راستے کی طرف بلانے کے لیے کیا جائے۔ اگر آپ اپنے وقتیہ کا استعمال اس طرح کریں گی تو پھر کسی کالج یا محلے میں جا کر دعویٰ کام نہ کر سکتے کافی سو آپ کو نہیں ہو گا اور نتائج کے لحاظ سے ان شاء اللہ آپ کو مکملطمینان اور سکون ہو گا۔ (۱-۱)

مسجد میں بچوں کے ساتھ رویہ

س: مساجد میں بڑوں کے ساتھ بچے بھی نماز کے لیے آتے ہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ کی امامت میں جب خواتین نمازاً دا کرتی تھیں تو آپ کسی بچے کے رونے پر نماز خطر فرمادیتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ بچوں کے ساتھ مسجد میں کیا رویہ ہوتا چاہیے؟ عام طور پر نمازی حضرات بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں، جھکتے ہیں اور بسا وقات مارنے سے بھی نہیں چوکتے جس کا بچوں پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔ دوسری طرف بچے بھی ہنسی نماق اور شرارتوں سے نماز میں خلل کا باعث بنتے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی فرمادیں۔